سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر: 12

رسول اللہ ﷺ کی

شانِ ختم نبوت

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا بارھواں عنوان

مرتب

مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُسْتَطْرَف، ج۱، ص۴۰، دارالفکر بیروت)

نام کتاب :رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شانِ ختم نبوت

مرتب :مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات :30

اشاعت اوّل: ستمبر 2024 (ویب ایڈیشن)

پیشکش :ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ ختمِ نبوت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

نوٹ: یہ درس ماہنامہ فیضان مدینہ کی مدد سے تیار کیا گیا۔

عقیدہ ختمِ نُبُوَّت دینِ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ یہ ایک حساس ترین عقیدہ ہے۔ ختم نبوت کا انکار قراٰن کا انکار ہے۔ ختمِ نبوت کا انکار صحابۂ کرام کے اجماع کا انکار ہے۔ ختمِ نبوت کا انکار ساری امتِ محمدیہ کے علما و فقہا و اَسلاف کے اجماع کا انکار ہے۔ ختمِ نبوت کو نہ ماننا رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک زمانہ سے لے کر آج تک کے ہر ہر مسلمان کے عقیدے کو جھوٹا کہنے کے مترادف ہے۔ اللہ ربُّ العزّت کا فرمانِ عظیم ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: محمّد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ

کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔ (1)

یہ آیتِ مبارکہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی ہونے پر نصِ قطعی ہے کہ حُضور "خاتَمُ النبیّٖن" ہیں۔ یہ مسلمانوں کا حتمی و قطعی عقیدہ اور ایمان کا بنیادی حصہ ہے کہ حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی ہیں۔ اگر کوئی حُضور خاتم النبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخری نبی نہ مانے یا حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی ہونے میں ذرہ برابر بھی شک کرے یا طرح طرح تاویلیں نکال کر حُضور خاتم النبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی اور کو بھی نبی مانے تو وہ کافر و مُرتد ہو کر دائرۂ اسلام سے نکل جاتا ہے۔

"خَاتَمُ النَّبِیّٖن" رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بہت ہی عظیم اور خاص وَصف و لقب و منصب ہے۔ اس کے معنٰی و مفہوم بالکل واضح و ظاہر ہیں کہ سب نبیوں سے آخری، نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والے، سب سے آخری نبی، سلسلۂ نبوت پر مہر لگا کر بند کر دینے والے۔ یہی معنٰی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسمِ گرامی "آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ" اور اس مفہوم کی تمام احادیثِ مبارکہ سے

(1) پ22، الاحزاب:40

بھی ثابت ہے۔ ختمِ نُبُوَّت کے منکر "خَاتَمُ النَّبِیِّین" کے معنٰی میں طرح طرح کی بے بنیاد، جھوٹی اور دھوکا پر مبنی تاوِیلاتِ فاسدہ کرتے ہیں جو کہ قرآن، احادیث، اجماعِ صحابہ اور مفسرین، محدثین، محققین، متکلمین اور ساری اُمّتِ محمّدیّہ کے خلاف ہیں۔

تفاسیر اور اقوالِ مفسرین کی روشنی میں خاتمُ النبیین کا معنٰی آخری نبی ہی ہے:

مُفسّرِ قرآن ابو جعفر محمد بن جریر طبری (وفات:310ھ)،

ابو الحسن علی بن محمد بغدادی ماوردی (وفات:450ھ)،

ابو الحسن علی بن احمد واحدی نیشاپوری شافعی (وفات:468ھ)،

ابو المظفر منصور بن محمد المروزی سمعانی شافعی (وفات:489ھ)،

محیُّ السُّنّۃ، ابو محمد حسین بن مسعود بغوی (وفات:510ھ)،

ابو محمد عبدُ الحق بن غالب اندلسی محاربی (وفات:542ھ)،

سلطانُ العلماء ابو محمد عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام سلمی دمشقی (وفات:660ھ)،

ناصرُ الدّین ابو سعید عبدُ اللہ بن عمر شیرازی بیضاوی (وفات:685ھ)،

ابو البرکات عبدُاللہ بن احمد نسفی (وفات: 710ھ)،

ابو القاسم محمد بن احمد بن محمد الکلبی غرناطی (وفات: 741ھ)،

ابو عبدُاللہ محمد بن محمد بن عرفہ ورغمی مالکی (وفات: 803ھ)،

جلالُ الدّین محمد بن احمد محلی (وفات: 864ھ)

اور ابو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفٰی (وفات: 982ھ) رحمۃُ اللہِ علیہم اَجمعین

سمیت جمہور مفسرینِ قراٰن نے "خَاتَمُ النَّبِیّٖن" کے معنٰی و مفہوم یہی بیان فرمائے کہ ہمارے پیارے آقا محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کریم کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی، کوئی رسول نہ آیا ہے، نہ آسکتا ہے اور نہ آئے گا۔

۞امامِ اہلِ سنّت، ابو منصور ماتریدی (وفات: 333ھ) اپنی تفسیر "تاویلات اہل السنۃ" میں لکھتے ہیں: جو کوئی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد نبی کے آنے کا دعویٰ کرے تو اس سے کوئی حجت و دلیل طلب نہیں کی جائے گی بلکہ اسے جھٹلایا جائے گا کیونکہ رسول اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فرما چکے ہیں: لَا نَبِیَّ بَعْدِی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[2]

۞صاحبِ زادُ المسیر ابو الفرج عبدُ الرّحمٰن بن علی جوزی (وفات:597ھ) لکھتے ہیں: خاتم النبیین کے معنی آخِرُ النّبیین ہیں، حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ اگر اللہ کریم محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذریعے سلسلۂ نُبُوَّت ختم نہ فرماتا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بیٹا حیات رہتا جو ان کے بعد نبی ہوتا۔[3]

۞الجامع لاحکامِ القراٰن میں امام ابوعبدُ اللہ محمد بن احمد قُرطبی (وفات: 671ھ) لکھتے ہیں: ”خاتم النبیین کے یہ الفاظ تمام قدیم وجدید علمائے اُمّت کے نزدیک مکمل طور پر عُموم (یعنی ظاہری معنٰی) پر ہیں جو بطورِ نَصِ قطعی تقاضا کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور خاتم النبیین کے ختم نبوت کے خلاف دوسرے معنٰی نکالنے اور تاویلیں کرنے والوں کا رَد کرتے ہوئے امام قُرطبی لکھتے ہیں کہ میرے

---

(2) تاویلات اہل السنۃ، 8/396، تحت الآیۃ:40

(3) زاد المسیر، 6/393، تحت الآیۃ:40

نزدیک یہ اِلحاد یعنی بے دینی ہے اور ختمِ نُبُوَّت کے بارے میں مسلمانوں کے عقیدہ کو تشویش میں ڈالنے کی خبیث حرکت ہے، پس ان سے بچو اور بچو اور اللہ ہی اپنی رحمت سے ہدایت دینے والا ہے۔[4]

۞ تفسیر لُبابُ التاویل میں حضرت علاءُ الدّین علی بن محمد خازِن (وفات: 741ھ) لکھتے ہیں: خاتم النبیین کے معنیٰ ہیں کہ اللہ کریم نے ان پر سلسلۂ نُبُوَّت ختم کر دیا پس ان کے بعد کوئی نبوت نہیں اور نہ ہی ان کے ساتھ کوئی اور نبی ہے۔ حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیونکہ اللہ کریم جانتا تھا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں اسی لئے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کوئی ایسی مذکر اولاد عطا نہ فرمائی جو جوانی کی عمر کو پہنچی ہو اور رہا حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کا تشریف لانا تو وہ تو ان انبیا میں سے ہیں جو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے دنیا میں تشریف لا چکے اور جب آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے تو شریعتِ محمدیہ پر عمل کریں گے اور انہی کے قِبلہ کی جانب منہ کرکے نماز پڑھیں گے گویا کہ آپ

---

(4) تفسیر قرطبی، جز14، 7/144، تحت الآیۃ:40

صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت سے بھی ہوں گے۔[5]

❁ مشہور تفسیر اللباب فی علوم الکتاب میں ابو حفص سراج الدین عمر بن علی حنبلی دمشقی (وفات: 775ھ) حضرت سیدنا عبدُاللہ بن عباس کا قول "اللہ کریم کا فیصلہ تھا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی نہ ہو اسی لئے ان کی کوئی مذکر اولاد سن رجولیت (یعنی جوان آدمی کی عمر) کو نہ پہنچی" نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: کہا گیا ہے کہ جن کے بعد کوئی نبی نہیں، وہ اپنی اُمّت پر بہت زیادہ شفیق اور ان کی ہدایت کے بہت زیادہ خواہاں ہوں گے گویا کہ وہ اُمّت کے لئے اس والد کی طرح ہوں گے جس کی اور کوئی اولاد نہ ہو۔[6] اس تفسیر کے مطابق دیکھا جائے تو اللہ ربُّ العزّت کے بعد اس اُمّت پر سب سے زیادہ شفیق و مہربان جنابِ محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی ہیں، جس پر آیتِ قرآنی ﴿عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ(۱۲۸)﴾

---

(5) تفسیر خازن، 3/503، تحت الآیۃ:40

(6) اللباب فی علوم الکتاب، 15/558، تحت الآیۃ:40

تَرجَمۂ کنزُ الایمان: جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔[7] سمیت کثیر آیات واضح دلیل ہیں۔

❁ تفسیر نظم الدرر میں حضرت ابراہیم بن عمر بقاعی (وفات:885ھ) لکھتے ہیں: کیونکہ رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت اور نبوت سارے جہان کے لئے عام ہے اور یہ اعجازِ قراٰنی بھی ہے (کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل ہونے والی یہ کتاب بھی سارے جہاں کے لئے ہدایت ہے)، پس اب کسی نبی و رسول کے بھیجنے کی حاجت نہیں، لہٰذا اب رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی بھی پیدا نہ ہو گا، اسی بات کا تقاضا ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کوئی شہزادہ سنِ بلوغت کو نہ پہنچا اور اگر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی نبی کا آنا علمِ الٰہی میں طے ہوتا تو محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِکرام و عزت کے لئے ضرور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک نسل ہی سے ہوتا کیونکہ آپ سب نبیوں سے اعلیٰ رتبے اور شرف والے

---

(7) پ11، التوبۃ:128

ہیں لیکن اللہ کریم نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اکرام اور اعزاز کے لئے یہ فیصلہ فرمادیا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی ہی نہیں آئے گا۔(8)

❁ تفسیر الفواتح الالٰہیہ میں شیخ علوان نعمتُ اللہ بن محمود (وفات: 920ھ) فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کی جانب سے اللہ کے بندوں کی ہدایت کے لئے تشریف لائے، اللہ کریم نے تمہیں راہِ رُشد و ہدایت دکھانے کے لئے تمہاری طرف اُمَمِ سابقہ کی طرح رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھیجا، لیکن ان کی شان یہ ہے کہ یہ خاتم النبیین اور ختم المرسلین ہیں کیونکہ ان کے تشریف لانے کے بعد دائرہ نبوت مکمل ہوگیا اور پیغامِ رسالت تمام ہوگیا جیسا کہ خود رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ کریم نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں فرمایا ہے:

---

(8) نظم الدرر، 6/112، تحت الآیۃ:40

﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ﴾ تَرجَمۂ کنزُ الایمان: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا۔[9]

۞صاحبِ تفسیرِ فتح الرحمن مجیر الدین بن محمد علیمی مقدسی حنبلی (وفات: 927ھ) فرماتے ہیں: خاتم النبیین کے معنیٰ ہیں نبیوں میں سے آخری یعنی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد ہمیشہ کے لئے دروازۂ نبوت بند ہو گیا اور کسی کو بھی نبوت نہیں دی جائے گی اور رہا عیسیٰ علیہ السَّلام کا تشریف لانا تو وہ تو ان انبیا میں سے ہیں جو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے دنیا میں تشریف لا چکے۔[10]

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنا خاتم النبیین ہونا "لفظ انا" کے ساتھ بھی کئی احادیث میں فرمایا ہے چنانچہ

(1) اَنَا الْمُقَفِّي قَفَّيْتُ النَّبِيِّينَ وَاَنَا قَيِّمٌ ترجمہ: میں ہی سب سے پیچھے آنے والا ہوں (یعنی دنیا میں سب انبیاء کے بعد آنے والا ہوں اور میں آخری نبی ہوں)، میں سب نبیوں کے بعد آیا ہوں (یعنی مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا) اور میں قیم

---

(9) الفواتح الالٰہیہ، 2/158، تحت الآیۃ: 40

(10) فتح الرحمٰن، 5/370، تحت الآیۃ: 40

ہوں۔[11]

(2) اَنَا الْمُقَفِّی وَالْحَاشِرُ بُعِثْتُ بِالْجِهَادِ وَلَمْ اَبْعَثْ بِالزُّرَّاعِ

ترجمہ: میں ہی پیچھے آنے والا ہوں اور میں حاشر ہوں مجھے جہاد کے لئے بھیجا گیا کھیتیوں کے لئے نہیں۔[12]

(3) اَنَا الْعَاقِبُ ترجمہ: میں ہی عاقب ہوں (اور عاقب وہ کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں)۔[13]

(4) اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ترجمہ: میں خاتمُ النّبیّین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔[14]

(5) اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں آخری نبی ہوں فخریہ نہیں کہہ رہا۔[15]

(6) اَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ، وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ ترجمہ: میں آخری نبی ہوں اور

---

(11) الشفاء، 1/231، شمائل ترمذی، ص214، حدیث: 361

(12) طبقات ابن سعد، 1/84، شمائل ترمذی، ص214، حدیث: 361

(13) مسلم، ص958، حدیث: 6105

(14) ترمذی، 4/93، حدیث: 2226

(15) دارمی، 1/40، حدیث: 49

تم آخری امّت ہو۔ (16)

حبیبِ کریم، خاتمُ النّبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ان تمام فرامین میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا آخری نبی ہونا اور ہمارا عقیدۂ ختمِ نبوت بیان ہوا ہے۔ یہ بھی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بہت ہی انوکھی اور یکتا شان ہے جو اور کسی بھی نبی ورسول کو عطا نہ ہوئی، حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو انبیائے کرام علیہم الصّلوٰۃُ والسّلام پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی، ان میں سے ایک آپ کا خاتمُ النبیین ہونا ہے۔ (17)

ان فرامین میں سیّدُ المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 6 اسمائے گرامی بیان ہوئے: "اَلْمُقَفِّی"، "قَیِّمٌ"، "اَلْحَاشِرُ"، "اَلْعَاقِبُ"، "خَاتَمُ النَّبِیِّین" اور "آخِرُ الْاَنْبِیَاء" صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

اسمِ مبارک "اَلْمُقَفِّی" اسمِ فاعل کا صیغہ ہے، علّامہ صالحی شامی نے اس کے اعراب یہی ذکر فرمائے اور اس کا معنیٰ ہے "وہ جس کے بعد کوئی دوسرا

---

(16) ابنِ ماجہ، 4/414، حدیث: 4077

(17) مسلم، ص210، حدیث: 1167

نبی نہ ہو۔"(18)

لغت میں اس کے معنیٰ پیچھے آنے، پیروی کرنے، تابع ہونے کے بھی ہیں، یہ معنیٰ حدیثِ پاک کے لفظ "قَفَّیْتُ النَّبِیّین" سے بھی واضح ہو رہا ہے یعنی میں تمام انبیا کے پیچھے آیا ہوں۔ اس معنیٰ کی مزید وضاحت "الاستیعاب" کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "اَنَا الْمُقَفِّی بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ کُلِّھِم یعنی میں تمام نبیوں کے بعد آنے والا ہوں۔"(19)

اسمِ گرامی "قَیِّمْ" بہت بڑے مفہوم کا حامل ہے، کتبِ سیرت میں اسے مختصر الفاظ میں یوں تعبیر کیا گیا ہے: "وَالْقَیِّمُ الْجَامِعُ الْکَامِلُ یعنی قیم جامع اور کامل ہوتا ہے۔" نیز لغت میں اس کے معنیٰ سربراہ، نگران کار اور متولی و منتظم کے بھی ہیں۔

کوئی بھی چیز یا فرد "قَیِّم" یا قیمتی تبھی ہوتا ہے جب وہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہو اور اس میں ذرہ بھر شک نہیں کہ پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس

---

(18) سبل الہدیٰ والرشاد، 1/519

(19) الاستیعاب، 1/150

قدر عظیم و جلیل خوبیوں کے حامل تھے، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے جس ادا کو اپنایا وہی عمل زمانے بھر کے لئے خوبی بن گیا، کائنات کے لئے یہ اصول بن گیا کہ کوئی بھی ایسا عمل جو مدنی محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اداؤں کے مطابق ہو وہی خوبی ہے، جو عمل ان کی اداؤں، فرامین یا پسند کے خلاف ہو خواہ لوگ اسے کتنا ہی اچھا سمجھیں وہ عمل اچھا نہیں ہو سکتا۔

اسمِ گرامی "اَلْحَاشِرُ" کے معنی ہیں جمع کرنے والا، اس کے معنی خود رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی ارشاد فرمائے ہیں، ارشادِ مبارک ہے: اَنَا الحَاشِرُ الَّذِی یُحْشَرُ النَّاسُ عَلَی قَدَمِی ترجمہ: میں ہی حاشر (جمع کرنے والا) ہوں لوگ میرے ہی قدموں پہ جمع کئے جائیں گے۔[20]

اسمِ گرامی "اَلْعَاقِبُ" کے معنٰی ہیں پیچھے آنے والا، اس کا مصدر ہے عقب، پیچھے آنے والے سے کیا مراد ہے اس کی وضاحت میں مسلم شریف میں ہے: "اَلْعَاقِبُ الَّذِی لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ یعنی عاقب وہ کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں"۔[21]

---

(20) بخاری، 2/484، حدیث: 3532

(21) مسلم، ص958، حدیث: 6105

محترم سامعینِ کرام! دشمنانِ اسلام شروع ہی سے اسلام، پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کرتے اور اسلام کو کمزور بلکہ مَعاذَ اللہ اسے جڑ سے ختم کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے چلے آرہے ہیں، پچھلے کچھ عرصے سے ان کے ہتھکنڈوں میں سے ایک ہتھکنڈہ "قادیانیت" کو فروغ دینا بھی ہے، بلکہ ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو Lobby سب سے زیادہ متحرک ہے وہ قادیانیوں ہی کی لابی ہے۔ یہ لوگ مرزاغلام احمد قادیانی کو نبی کہتے ہیں اور جو لوگ اس کے ماننے والوں میں سے اس کے ساتھ ہوتے تھے انہیں صحابہ اور اس کی بیویوں کو ازواجِ مطہرات اور امہات المؤمنین کہتے ہیں۔ (استغفر اللہ العظیم، الامان والحفیظ)

خوب یاد رکھئے کہ قادیانیت اسلام کا کوئی فرقہ، جماعت یا گروہ نہیں بلکہ سراسر فتنہ ہی فتنہ اور شر ہی شر ہے۔

یہ لوگ مسلمانوں کو جن طریقوں اور ہتھکنڈوں سے ورغلاتے ہیں ان ہتھکنڈوں میں سے چند یہ ہیں: کسی بھی جگہ پر لوگوں کو میڈیکل کی فیسلیٹی دے دینا، کھانے پینے کی اشیاء مہیا کر دینا، رفاہِ عامہ کے کام کروانا، لوگوں کو

کاروبار اور مختلف مہنگے ممالک کے ویزے دلانا وغیرہ۔ شروع میں اس طرح کے مختلف ناموں پر یہ لوگوں کو اپنے قریب کرتے ہیں اور پھر قادیانیت کے زہر سے بھرا ہوا انجکشن انہیں لگا دیتے ہیں۔ چونکہ عام عوام کو دین کا علم نہیں ہوتا، اس اِرتداد اور کفر کی طرف جانے والے زیادہ تر وہی ہوتے ہیں جو دین سے جاہل ہوتے ہیں، البتہ جو دین سے واقف ہوتے ہیں اور علمائے حق کی صحبتوں سے فیض یافتہ ہوتے ہیں وہ اپنے عقائد سے آگاہ ہوتے ہیں چنانچہ وہ اللہ کی رحمت سے قادیانیوں کے فریب سے بچ جاتے ہیں اور ان کے دھوکوں کو بھی پہچان لیتے ہیں، لیکن اگر انسان دین سے جاہل ہو اور مال کی محبت اس میں غالب ہو تو پھر وہ اس فتنے کا جلد شکار ہو سکتا ہے۔ علمِ دین سے دُوری اور مال کی محبت یہ دو چیزیں مل کر انسان کو تباہ کر دیتی ہیں۔

یاد رکھئے! دین اور ایمان کا معاملہ اس قدر حسّاس (Sensitive) ہے کہ حالتِ اکراہ کے بغیر جو بندہ بھی زبان سے اپنے آپ کو عیسائی (کرسچین)، یہودی، قادِیانی یا کسی بھی کافِر و مُرتد گروہ کا "فرد" بول دے یا لکھ دے یا لکھوا دے شریعتِ اسلامیہ کی رُو سے اس پر حکمِ کفر ہی لگے گا۔

انتہائی بدنصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جو دنیا کے لالچ، باہر ملکوں کے ویزے یا نیشنلٹی کے لئے خود کو کاغذات میں قادیانی یا کسی بھی دوسرے مذہب کا فَرد ظاہر کرتے ہیں اور گلے میں کفر کی لعنت کا طوق ڈال لیتے ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کو سمجھیے!

یہ اس عقیدہ کی کی اہمیت اور نزاکت ہی ہے کہ اس کی حفاظت کے لیے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین اور علمائے کاملین نے کثیر قربانیاں دیں اور کوششیں کیں۔ صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم کی کوششوں میں سے چند کا حال ملاحظہ کیجیے:

حضرت ابو بکر صدیق اور جماعتِ صحابہ کا عقیدہ:

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مُسَیلمہ کذّاب اور اس کے ماننے والوں سے جنگ کے لئے صحابیِ رسول حضرت خالد بن ولید رضی اللہُ عنہ کی سربراہی میں 24 ہزار کا لشکر بھیجا جس نے مُسَیلمہ کذّاب کے 40 ہزار کے لشکر سے جنگ کی، تاریخ میں اسے "جنگِ یمامہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس جنگ میں 1200

مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا جن میں 700 حافظ و قاریِ قراٰن صحابہ بھی شامل تھے جبکہ مُسَیلِمہ کذّاب سمیت اس کے لشکر کے 20ہزار لوگ ہلاک ہوئے اور اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم فتح نصیب فرمائی۔(22) مفکرِ اسلام حضرت علّامہ شاہ ترابُ الحق قادری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دس سالہ مدنی دور میں غزوات اور سرایا ملاکر کُل 74 جنگیں ہوئیں جن میں کُل 259 صحابہ شہید ہوئے جبکہ مُسَیلِمہ کذّاب کے خلاف جو "جنگِ یمامہ" لڑی گئی وہ اس قدر خونریز تھی کہ صرف اس ایک جنگ میں 1200 صحابہ شہید ہوئے جن میں سات سو حفاظ صحابہ بھی شامل ہیں۔(23) ختمِ نبوت کے معاملے میں جنگِ یمامہ میں 24ہزار صحابۂ کرام نے شریک ہوکر اور 1200 صحابۂ کرام نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرکے اپنا عقیدہ واضح کردیا کہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی و رسول ہیں، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو اس سے اعلانِ

---

(22) الکامل فی التاریخ،2/218تا224، سیرتِ سید الانبیاء مترجم،ص608، 609، مراۃالمناجیح،3/283

(23) ختمِ نبوت،ص83

جنگ کیا جائے گا۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم کا عقیدہ:

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد روتے ہوئے اس طرح فرمایا: یارسولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ پاک کی بارگاہ میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو انبیائے کرام میں سب سے آخر میں بھیجا ہے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر ان سب سے پہلے فرمایا ہے۔[24]

حضرت عثمانِ غنی کا عقیدہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے کوفہ میں کچھ لوگ پکڑے جو نبوت کے جھوٹے دعویدار مُسَیلمہ کذّاب کی تشہیر کرتے اور اس کے بارے میں لوگوں کو دعوت دیتے تھے۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرت سیّدُنا عثمان بن عفان رضی اللہُ عنہ کو اس بارے میں خط

(24) الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1/45

لکھا۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے جواب میں لکھا کہ ان کے سامنے دینِ حق اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ کی گواہی پیش کرو۔ جو اسے قبول کرلے اور مُسَیلمہ کذّاب سے بَراءَت و علیحدگی اختیار کرے اسے قتل نہ کرنا اور جو مُسَیلمہ کذّاب کے مذہب کو نہ چھوڑے اسے قتل کردینا۔ ان میں سے کئی لوگوں نے اسلام قبول کرلیا تو انہیں چھوڑ دیا اور جو مُسَیلمہ کذّاب کے مذہب پر رہے تو ان کو قتل کردیا۔(25)

حضرت علیُّ المرتضیٰ کا عقیدہ:

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّین یعنی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوت تھی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آخری نبی ہیں۔(26)

صحابیِ رسول حضرت فیروز دیلمی کا عقیدۂ ختمِ نبوت کے لئے جذبہ:

---

(25) سننِ کبریٰ للبیہقی، 8/350، رقم:16852
(26) ترمذی، 5/364، حدیث:3658

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں اسود عنسی نامی شخص نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا، سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے شر و فساد سے لوگوں کو بچانے کے لئے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ اسے نیست و نابود کر دو۔ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہُ عنہ نے اُس کے محل میں داخل ہو کر اُسے قتل کر دیا۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے مدینۂ منورہ میں مرضِ وصال کی حالت میں صحابۂ کرام کو یہ خبر دی کہ آج اسود عنسی مارا گیا اور اسے اس کے اہلِ بیت میں سے ایک مبارک مرد فیروز نے قتل کیا ہے، پھر فرمایا: فَازَ فَیْرُوْز یعنی فیروز کامیاب ہو گیا۔ (27)

صحابیِ رسول حضرت ثُمامہ کا عقیدہ:

حضرت سیّدُنا ثُمامہ بن اُثال رضی اللہُ عنہ نبوّت کے جھوٹے دعویدار مُسَیلمہ کذّاب سے اس قدر نفرت کیا کرتے تھے کہ جب کوئی آپ رضی اللہُ عنہ کے سامنے اس کا نام لیتا تو جوشِ ایمانی سے آپ رضی اللہُ عنہ کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔ آپ نے ایک مرتبہ مسلمانوں سے

(27) خصائص الکبریٰ، 1/467، مدارج النبوۃ مترجم، 2/481 ملخصًا

خطاب کرتے ہوئے یہ تاریخی جملے ادا کئے: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ نہ تو کوئی اور نبی ہے نہ ان کے بعد کوئی نبی ہے، جس طرح اللہ پاک کی اُلوہیّت میں کوئی شریک نہیں ہے اسی طرح محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نبوّت میں کوئی شریک نہیں ہے۔(28)

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کا عقیدہ:

بخاری شریف میں ہے: حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمۃ اللہِ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہُ عنہما سے پوچھا: آپ نے حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا تھا؟ حضرت عبد اللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: ان کا بچپن میں انتقال ہوگیا تھا۔ اگر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی نبی کا ہونا مقدر ہوتا تو حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے زندہ رہتے، مگر حُضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔(29)

صحابیِ رسول حضرت انس کا عقیدہ:

---

(28) ثمار القلوب فی المضاف والمنسوب، 1/ 261

(29) بخاری، 4/ 153، حدیث: 6194

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم اتنے بڑے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گھوارے (جھولے) کو بھر دیتا، اگر وہ زندہ رہتے تو نبی ہوتے مگر ان کا زندہ رہنا ممکن نہیں تھا کیونکہ تمہارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آخرُ الانبیاء ہیں۔[30]

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود کا عقیدہ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عمدہ اور احسن طریقے سے دُرودِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمیں عمدہ دُرودِ پاک سکھا دیجئے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح دُرودِ پاک پڑھو: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ... یعنی اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام اور آخری نبی محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازِل فرما جو تیرے بندے اور رسول ہیں...۔[31] یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود

---

(30) زرقانی علی المواھب، 4/355

(31) ابنِ ماجہ، 1/489، حدیث: 906

رضی اللہُ عنہ نے بذاتِ خود خَاتَمُ النَّبِيِّين کے الفاظ کے ساتھ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم پر دُرودِ پاک پڑھا اور دوسروں کو بھی اس طرح دُرودِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی۔

حضرت اُمِّ اَیمَن کا عقیدہ:

حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ظاہری وصال فرمانے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: آیئے حضرت اُمِّ اَیمَن رضی اللہُ عنہا سے ملاقات کے لئے چلتے ہیں جیسا کہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ان سے ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ جب دونوں ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: آپ کیوں روتی ہیں؟ حضرت اُمِّ اَیمَن رضی اللہُ عنہا نے کہا: اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ (نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے وصال کی وجہ سے) آسمان سے وحی آنے کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ یہ سُن کر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہُ عنہما بھی رونے لگے۔[32]

---

(32) مسلم، ص1024، حدیث:6318، مراۃ المناجیح،8/301

عقیدۂ ختم نبوت اور دورِ حاضر

محترم سامعین! جب انیسویں صدی کے آخری سالوں میں دنیا کے سب سے بڑے کذّاب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کرکے "عقیدۂ ختم نبوت" پر حملہ کیاتو علمائے کرام نے تحریر و تقریر، درس و تدریس، نظم و نثر، قلمی، علمی، عملی، عقلی و نقلی دلائل کی روشنی میں اس کو کافر و مُرتَد اور بَدترین جھوٹا قرار دیتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ پر گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔

کتابیں لکھیں:

☆ مرزا قادیانی کے رد میں فتویٰ دینے والے اولین علما میں سے مناظرِ اسلام حضرت علّامہ مفتی غلام دستگیر نقشبندی حنفی قصوری رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات:1897ء) ☆ مجدد دین و ملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات: 1921ء) ☆ حجۃُ الاسلام حضرت علّامہ مفتی محمد حامد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات:1943ء) ☆ مفتیِ اعظم ہند حضرت علّامہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات: 1402ھ) ☆ فاتح قادیانیت حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات: 1937ء) ☆ شاہین عقیدۂ ختمِ نبوت حضرت مفتی محمد امین

قادری رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات: 2005ء) سمیت کئی علما نے مختصر اور ضخیم کتب و رسائل لکھ کر عقیدۂ ختمِ نبوت کا تحفظ فرمایا۔

مباہلہ و مناظرہ:

☆1897ء میں مرزا قادیانی نے مناظرِ اسلام حضرت علّامہ مفتی غلام دستگیر نقشبندی حنفی قصوری رحمۃُ اللہِ علیہ کو مباہلہ کرنے کا کہا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے مباہلہ کی دعوت قبول کرلی اور تاریخ، ماہ، جگہ طے کرلئے۔ جب مباہلہ کا وقت آیا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر طے شدہ جگہ پر پہنچ گئے مگر مرزا قادیانی مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ ☆1900ء میں جب مرزا قادیانی نے علما کو مناظرے کا چیلنج دیا تو فاتح قادیانیت حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کے مناظرے کے چیلنج کو قبول کیا اور لاہور میں مناظرہ طے پایا۔ جب مناظرے کا وقت آیا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بادشاہی مسجد لاہور پہنچ گئے، بار بار اعلان کیا اور مناظرے کا تقاضا کیا مگر مرزا قادیانی مناظرے کے لئے نہیں آیا۔ ☆1908ء میں امیرِ ملت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے بادشاہی مسجد لاہور میں جمع کے خطبہ میں مرزا قادیانی کو مباہلے کا چیلنج دیا، اس وقت مرزا قادیانی لاہور

میں ہی تھا لیکن مباہلہ کے لئے نہ آیا۔ امیر ملت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے پیش گوئی فرمائی کہ عنقریب مرزا قادیانی عبرتناک موت مرے گا، چنانچہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیش گوئی کے مطابق 26 مئی 1908ء کو بیت الخلاء میں مرا۔

تقریر و بیان:

☆حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی ☆حضرت علّامہ ابو الحسنات محمد احمد قادری ☆حضرت مولانا عبد الستار خان نیازی ☆حضرت علامہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی ☆حضرت مولانا خلیل احمد قادری ☆محدث اعظم پاکستان، حضرت علامہ سردار احمد ☆حضرت علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃُ اللہِ علیہم سمیت کئی علمانے محراب و منبر، اجتماعات، جلسوں اور کانفرنسوں میں شہر شہر، قریہ قریہ جاکر خطابات و بیانات فرمائے اور قادیانیوں کا رد بلیغ فرمایا۔

آئینِ پاکستان اور قادیانی:

قیامِ پاکستان کے بعد قادیانیوں نے بڑے زور و شور سے اپنے باطل مذہب کی ترویج و اشاعت شروع کی تو 1953ء میں غیرت مند و باشعور

مسلمانانِ پاکستان نے علّامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی قیادت میں تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت کا پرچم بلند کیا، قادیانیوں کی شرانگیزی سے کئی علمائے کرام کو سزائیں ہوئیں جبکہ 10 ہزار کے قریب مسلمان شہید ہوئے۔

چند سالوں بعد جب قادیانیوں نے پھر فساد پھیلانا شروع کیا تو 1974ء میں علمائے اہلِ سنّت نے پھر تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت کی آواز اٹھائی، اس بار بھی کثیر علما و مشائخ نے قید و بند کی تکالیف اٹھائیں، بالآخر قادیانیت کا مسئلہ قومی اسمبلی میں اٹھایا گیا جس پر علمائے اہلِ سنّت کی کئی مہینوں کی انتھک محنت، کثیر، پختہ اور ٹھوس دلائل اور سب سے بڑھ کر عشقِ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بدولت قادیانیوں کی تخریب کاری، فساد، جھوٹ اور اسلام دشمنی قانونی سطح پر بھی واضح ہو گئی، قومی اسمبلی میں متفقہ رائے سے عقیدۂ اسلام کو غلبہ ملا اور آئینِ پاکستان میں قادیانیوں اور لاہوری گروپ کو کافر و مرتد قرار دیا گیا۔ نیز قانون طے پا گیا کہ قادیانی نہ تو خود کو مسلمان کہلوا سکتے

ہیں اور نہ ہی کسی بھی اسلامی علامت کا استعمال کر سکتے ہیں۔[33]

اللہ کریم ہمیں قادیانیوں کے شر سے بچا کر عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت کرنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اے ختم رسل مکی مدنی کونین میں تم سا کوئی نہیں
اے نورِ مجسم تیرے سوا محبوب خدا کا کوئی نہیں

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل
https://wa.me/923126392663

(33) یہ مضمون ماہنامہ الحقیقہ "تحفظِ ختمِ نبوت نمبر"، کتاب "ختمِ نبوت"، کتاب "تذکرہ مجاہدینِ ختمِ نبوت" اور کتاب "قادیانی فتنہ اور علمائے حق" کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔

”ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ انٹر نیشنل

”ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ الحمدللہ تحقیق و تصنیف کی تربیت کرنے والا اہل سنّت کا واحد آن لائن ادارہ ہے۔

اس ادارے سے اب تک 75 کورسز کے مجموعی طور پر 135 سے زائد بیجز میں 12 ہزار سے زائد طلبہ، علما، محققین، ایم افل، پی ایچ ڈی اسکالرز اور اہل قلم حضرات شرکت کر چکے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل

https://wa.me/923126392663

علم بھی پھیلائیں

روزگار بھی پائیں

فاضل علمائے کرام کے لیے مستقبل میں "دینی خدمات اور حلال روزگار" کے مواقع پیدا کرنے کے لیے انتہائی اہم 9 روزہ کورس

آنلائن انسٹیٹیوٹ / اکیڈمی کیسے بنائیں؟

کورس کے اہم نکات

- انسٹیٹیوٹ بنانے کے فوائد اور راہمیت
- دینی خدمت بھی، حلال روزگار بھی
- آنلائن کلاس کامیابی سے پڑھانے کے طریقے
- آنلائن کلاس پڑھانے کے سافٹ ویئرز کا استعمال
- انسٹیٹیوٹ چلانے کے 63 اہم تربیتی پہلو
- اسٹوڈنٹس کو مستقل وابستہ رکھنے کے طریقے
- قرآن، حدیث، فقہ اور سیرت کے کورسز کیسے کروائیں؟
- ایک ہی کورس سے کئی کئی کورسز کیسے بنائیں؟
- نئی اکیڈمی کے لیے 25 تیار شدہ کورسز اور ان کا مکمل نصاب اور مواد
- اور اس کے علاوہ بہت کچھ

داخلہ و کلاس کی تفصیل

- کلاس زوم ایپ پر ہوگی۔
- کلاس کی مکمل ریکارڈنگ بھی ملے گی۔
- اختتام پر سرٹیفکیٹ ملے گا۔
- کلاس ہفتے میں تین دن: جمعہ، ہفتہ، اتوار
- نئی اکیڈمی کے لیے 25 تیار شدہ کورسز کا مکمل نصاب ملے گا۔

دورانیہ

13 تا 29 ستمبر 2024ء

- یہ کورس طلبہ کرام کے مطالبہ پر آخری بار کروایا جارہا ہے۔

مدرس

استاذ التحقیق والتصنیف علامہ راشد علی مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

داخلہ فیس مکمل رعایت کے ساتھ

پاکستان: صرف 500 روپے | ہندوستان: صرف 300 روپے | یوکے و دیگر: صرف 10 پاؤنڈ

داخلہ کے لیے "آن لائن اکیڈمی" لکھ کر واٹس اپ کریں +92312-6392663